پروگرام نمبر 26

Dec 6, 1984
Reviewed
O.K. [signature]

غلامی ایک ایسی لعنت ہے جس کے تصور ہی سے حقوقِ انسانی کا شیرازہ بکھرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ غلامی ایک بدنما داغ ہے آزادی کے خوبصورت نام پر۔

غلامی میں جکڑی ہوئی قوم احساسِ جرم اور احساسِ کمتری کا شکار رہتی ہے۔ غلامی کی کہانی بہت پرانی ہے۔ اسکا آغاز زمانۂ قدیم میں ہی ہو چکا تھا۔ مصر میں عبرانیوں کی غلامی کا زمانہ تاریخ کا ایک ناقابلِ فراموش واقعہ ہے جس سے کوئی بھی ذی ہوش انسان بے خبر اور بے بہرہ نہیں ہے۔

سامعین! قدیم مصر کی تاریخ کو اکثر اوقات تین زمانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

نمبر 1۔ قدیم مملکت یعنی وہ دور جو ایک نامعلوم زمانے سے لے کر 2100 قبل از مسیح تک رہا۔

نمبر 2۔ وسطی مملکت یعنی وہ دور جو ہکساس بادشاہوں کی مملکت کہلاتا ہے۔ یہ دور 2100 سے لے کر 1650 قبل از مسیح تک وجود میں رہا۔

اور نمبر 3۔ جدید مملکت یعنی ہکساس بادشاہوں کو ملک بدر کرنے سے لے کر ملکِ مصر کے فارس کی سلطنت میں شامل ہونے تک۔ یہ دور 1650 سے 525 قبل از مسیح تک قائم و دائم رہا۔

مصر کی قدیم مملکت کے بانی مینیز بادشاہ نے نشیبی مصر کے قبائل کو متحد کیا اور قدیم ترین شہر میمفس کو دارالحکومت قرار دیا۔ اس کے علاوہ اُس نے اُن 31 شاہی سلسلوں میں سے جنہوں نے مصر پر حکومت کی پہلے سلسلے کی بنیاد ڈالی۔ صدیوں بعد چوتھے شاہی سلسلے نے عظیم مخروطی مینار تعمیر کیے۔ اسی زمانے میں آگے چل کر بارھویں شاہی سلسلے نے بالائی مصر کے شہر تھیبز کو دارالحکومت میں تبدیل کر دیا۔ جہاں انہوں نے پہلے زمانے کے سب سے زیادہ جلالی عہد کا آغاز کیا۔

وسطی مملکت کے ہکساس بادشاہ جو سامی نسل کے تھے ایشیا سے حملہ آور ہوئے۔ اس کے باوجود کہ ہکساس بادشاہ قابل منتظم تھے پھر بھی شروع میں وہ غیر مہذب وحشی ثابت ہوئے۔ اور یہی سبب تھا کہ اُن کے عہدِ حکومت میں مصری تہذیب پر تاریکی کے بادل چھا گئے۔

جدید مملکت آموسس نے قائم کی۔ جس نے ہکساس بادشاہوں کو مصر سے نکال دیا اور

مشہور اٹھارھویں سلسلے کی بُنیاد رکھی۔ جِس میں توتمس سوئم شامل ہے جسے مصریوں کا سکندرِ اعظم سمجھا جاتا ہے۔ اٹھارھواں اور انیسواں شاہی سلسلوں کا دور مصری تاریخ میں سب سے زیادہ شاندار ثابت ہوا۔ کسدستان سے عبرانیوں کی ہجرت غالباً مصری وسطی مملکت یعنی ہکسا س بادشاہوں کی مملکت کے پہلے ایام میں وُقوع پذیر ہوئی اور اُن کی مصر میں ہجرت اُس زمانے کے آخری ایام میں واقع ہوئی۔

اِس یقینی اندازے کے مطابق وہ ہمدردی جو اُس زمانے کے فرعون ابیرام، یوسُف اور یعقوبُ سے رکھتے تھے معقول ہے۔ کیونکہ وہ خود سامی تھے۔ اِس لیئے وہ مصریوں کی طرح اُن غیر مُلکی لوگوں سے نفرت نہیں رکھتے تھے۔ [پیدائش کی کتاب کا بیان مکمل ہو چکا ہے] عبرانی لوگوں کی مقبولیت مصری لوگوں کے ساتھ کبھی عُروج پر تھی۔ مگر خروج کی کتاب اُس ہی نسل کے بیان سے شروع ہوتی ہے جبکہ وہ غلامی میں جکڑی ہوئی تھی اور اب اُس کیلیئے مصر کی سر زمین "غلامی کا گھر" بن چکی تھی۔ **بائبل مُقدس** میں خروج پہلا باب اُسکی 13 سے 14 آئیت میں لکھا ہے۔ "اور مصریوں نے بنی اسرائیل پر تشدد کر کر کے اُن سے کام کرایا۔ اور انہوں نے اُن سے سخت محنت سے گارا اور اینٹ بنوا بنوا کر اور کھیت میں ہر قسم کی خدمت لے لیکر اُن کی زندگی تلخ کی۔ اُن کی سب خدمتیں جو وہ اُن سے کراتے تھے تشدد کی تھیں۔"

یہ درمیانی صدیاں جہاں تک تاریخ مقدس کا تعلق ہے بیان شدہ نہیں۔ شاہی سلسلوں کے عروج و زوال ہو سکتے ہیں۔ دور دراز علاقوں میں جنگ کے شعلے اُٹھ سکتے ہیں۔ عالی شان معبد جن کے کھنڈرات آج تک دُنیا کیلیئے حیرت کا باعث ہیں بنائے جا سکتے ہیں لیکن اگر صرف ایسی ہی دُنیاوی عظمت ہے تو پھر اسکی الہٰی تاریخ میں کوئی گنجائش نہیں۔ جب تک مقررہ وقت مکمل نہ ہو تاکہ موعودہ مخلصی کا انتظام تکمیل کی طرف ایک اور منزل آگے بڑھے اُس وقت تک بیان کی نئی کڑی شروع نہیں ہوتی۔

آخر کار "مصر میں ایک نیا بادشاہ ہوا جو یوسُف کو نہیں جانتا تھا۔"

بعض اوقات عظیم ترین احسانات جلد فراموش کر دیئے جاتے ہیں۔ اِسی لیئے ہمیں تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ صدیوں بعد عبرانی یوسُف کی عظیم خدمات کا احساس مٹا دیا گیا۔ یقیناً "نیا بادشاہ" اُس انقلاب کی طرف اشارہ کرتا ہے جس نے سامی ہکساس بادشاہوں کو مصر سے نکالا اور مُلکی حکمران کو بحال کر دیا۔

عام خیال یہ ہے کہ غلامی اور خروج کے زمانے کے فرعون سیتی اول، رعمسیس دوئم
اور مرنفتاح تھے۔ یہ سب بادشاہ اُنیسویں شاہی سلسلے کے تھے۔ سیتی نے عبرانیوں کی
تیز اضافی رفتار سے خوفزدہ ہوکر ہکساس بادشاہوں کی فتح کشی اور طویل غاصبانہ حکومت
کو یاد رکھتے ہوئے عبرانیوں کی حوصلہ شکنی کا تہیہ کر لیا۔ اُس نے اُن کی حیثیت اتنی گھٹا دی کہ
وہ بیگار میں اینٹوں کی بھٹیوں پر لگا دیئے گئے۔ تاکہ وہ پست ہو جائیں۔ مگر پھر بھی اُن کے
حوصلے بلند رہے۔ آخر کار فرعون نے حکم دیا کہ عبرانیوں کا ہر لڑکا دریائے نیل میں پھینک دیا
جائے۔ **بائبل مقدس** میں خروج پہلا باب اُسکی 15 سے 22 آئیت تک لکھا ہے کہ
"اور تب مصر کے بادشاہ نے عبرانی دائیوں سے جن میں ایک کا
نام سفرہ اور دوسری کا فوعہ تھا باتیں کیں۔ اور کہا کہ جب عبرانی عورتوں کے تم بچہ جناؤ اور
اُن کو پتھر کی بیٹھکوں پر بیٹھی دیکھو تو اگر بیٹا ہو تو اُسے مار ڈالنا اور اگر بیٹی ہو تو وہ جیتی رہے۔
لیکن وہ دائیاں خدا سے ڈرتی تھیں۔ سو انہوں نے مصر کے بادشاہ کا حکم نہ مانا بلکہ لڑکوں کو جیتا
چھوڑ دیتی تھیں۔ پھر مصر کے بادشاہ نے دائیوں کو بلوا کر اُن سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا کہ لڑکوں کو
جیتا رہنے دیا؟ دائیوں نے فرعون سے کہا عبرانی عورتیں مصری عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔ وہ ایسی
مضبوط ہوتی ہیں کہ دائیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی جن کر فارغ ہو جاتی ہیں۔ پس خدا نے دائیوں
کا بھلا کیا اور لوگ بڑھے اور بہت زبردست ہو گئے اور اِس سبب سے کہ دائیاں خدا سے
ڈریں اُس نے اُن کے گھر آباد کر دیئے۔ اور فرعون نے اپنی قوم کے سب لوگوں کو تاکید کہا کہ
اُن میں جو بیٹا پیدا ہو تم اُسے دریا میں ڈال دینا اور جو بیٹی ہو اُسے جیتی چھوڑنا۔"
اور سامعین یہی وہ موقع تھا جب خدا کی طرف سے رہائی دہندہ کی آمد ہوئی۔
جس نے ظلم و بربریت کے خلاف ایک ایسی آواز بلند کی جس نے بنی اسرائیل کے مُردہ اور
کمزور بدن میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔
فرعون اپنی طاقت کے نشے میں چور تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ خدا کو بھول کر خود پرستی میں
مصروف تھا۔ وہ بھول چکا تھا کہ وہ اِس باغ ہستی میں شبنم کی طرح شب بھر کا
مہمان ہے۔ فرعون جیسے ظالم حکمران کو دیکھ کر ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔

اُٹھا کر سر نہ چل غافل۔ غرور جوش مستی میں
تجھے سونا پڑے گا اک دن تربت کی بستی میں

S.NO.298

گیت # خدا کو بھول کر۔

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ بنی اسرائیل کس طرح غلامی کی حالت میں فرعون جیسے ظالم حکمران کے شکنجے میں پھنس گئے ۔ وہ چاہتا تھا کہ اُن کی حیثیت اتنی گھٹا دے کہ وہ دانے دانے کو ترس جائیں ۔

لیکن خدائے بزرگ و برتر ظلم بپا دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا ۔ اُس نے بنی اسرائیل کو فرعون کے چنگل سے چھڑانے کیلیئے ایک معصوم بچے کی صورت میں رہائی دہندہ بھیجا ۔ جو فرعون ہی کے محل میں پرورش پا کر اُسی کے سامنے آہنی دیوار بن گیا ۔

ہمارا اگلا پروگرام اُسی رہائی دہندہ کے بارے میں ہے جس کا بعد میں موسیٰ نام رکھا گیا ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے ۔

اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولیئے گا ۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلیئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مُطالعے کیلیئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسوّدہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسوّدہ نمبر 26 طلب کریں ۔

پروگرام کے نتیجے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے ۔

یہ مسوّدہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائے گا ۔

اب ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں

خدا حافظ